4160 ـ سونے کے سکوں پر تصاویر اور اشکال کا حکم

سوال

درج ذیل اشیاء کا حکم کیا ہے:

اول:

سونے کے سکے جن پر لفظ جلالہ یا اللہ کے صفاتی نام مثلا عبد الرحمن، عبد اللہ ... الخ کنندہ ہوں ؟

دوم:

وہ سونے کے سکے جن پر مختلف برج مثلا برج عقرب، حمل، میزان ... الخ کی تصاویر بنائی گئی ہو، چاہے وہ مطبوع ہو کنندہ اوراس کا سایہ بھی ہو، اور اس میں نماز کا حکم کیا ہے ؟

سوم:

وہ سونے کے سکے جن پر جسم کی بجائے صرف سر کی تصویر بنی ہو ؟

چہارم:

بعض سونے کے سکے اور وہ جو کچھ زیورات میں شامل کیے جاتے ہیں، اور ان میں مرد کے چہرے کی سائڈ کی تصویر بنی ہو، مثلا جارج وغیرہ کی تصویر ؟

پنجم:

اسرائیل سٹار، یا صلیب یا پھر یہودیوں یا عیسائیوں کے شعار اور علامات میں کوئی شعار اور علامت بنی ہو ؟

ششم:

مردوں کے لیے مخصوص انگوٹھیاں، جن کے متعلق سنار کہتے ہیں کہ ہم یہ صرف غیر مسلموں کو ہی فروخت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

معدنیان اور پتھر وغیرہ پر قرآنی آیات اور اللہ تعالی کے نام کنندہ نہیں کرنے چاہیے کیونکہ یہ عمل آیات قرآنیہ کو اس عظیم مقصد کے دور کر دیتا ہے جس کے لیے قرآن نازل کیا گیا ہے، اور پھر یہ بھی خدشہ ہے کہ لفظ جلالہ اور آیات کی اہانت ہو.

دوم:

برج بنانا جاہلیت کی سوچ ہے، اس لیے مسلمان شخص کو اس سے دور رہتے ہوئے اجتناب کرنا چاہیے، اور ہر چیز اور عمل سے دور رہے جس میں دور جاہلیت کے افکار اور سوچ کی احیاء ہوتی ہو، چہ جائیکہ اس میں ذی روح کی تصاویر بھی پائی جاتی ہیں، اس بنا پر سونے کے سکوں پر مختلف قسم کی اشکال و تصاویر بنانی جائز نہیں اور نہ ہی ایسی اشکال اور تصاویر والے سکے رکھنے چاہییے، اور نہ ہی اس میں نماز ادا کرنی چاہیے.

سوم اور چہارم:

ذی روح کی تصاویر کو حرام قرار دینے والا احادیث عام ہیں چنانچہ وہ احادیث ہر اس تصویر کو شامل ہونگی جس پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہو، اس کا اطلاق ہوتا ہو کہ وہ ذی روح کی تصویر ہے، اور سر کی تصویر بھی اس میں شامل ہے، اس بنا پر اس طرح کے سکے بنانا جائز نہیں.

اور ذی روح کی تصاویر بنانا اور اس کی خریداری حرام ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب اور مردار، اور خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت منع فرمائی ہے "

صحیح بخاری (3 / 43) صحیح مسلم حدیث نمبر (3 / 1207).

اور اس لیے بھی کہ ہو سکتا ہے یہ چیز لوگوں کے لیے غلو کا سبب بنے، جیسا کہ نوح علیہ السلام کی قوم میں ہوا تھا.

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالی کے فرمان:

اور انہوں نےکہا کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا، اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا نوح (23).

کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا:

" یہ نوح علیہ السلام کی قوم کے نیك و صالح آدمیوں کے نام ہیں، اور جب یہ لوگ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں ڈالا کہ وہ ان کی تصاویر اپنی بیٹھنی والی جگہوں میں لگائیں جہاں ان کے بڑے لوگ بیٹھتے تھے، اور انہوں نے ان کو نام بھی انہی کے دیں، تو انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن ان کی عبادت نہیں کی جاتی تھی، لیکن جب یہ لوگ فوت ہو گئے اور علم ختم ہو گیا تو ان کی عبادت کی جانے لگی "

صحیح بخاری (6 / 73).

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری نصوص ہیں جن میں تصویر اور ذی روح کی تصاویر کے استعمال کو حرام کیا گیا ہے.

یہ تو اس کے متعلق ہے جو ذی روح کی شکل اور صورت میں ہو، لیکن وہ اشیاء جن پر ذی روح کی تصاویر اور اشکال کنندہ ہوں چاہے وہ سونے کا سکہ ہو یا چاندی کا، یا پھر کاغذ کا یا کپڑے کا یا کوئی آلہ ہو، اگر تو وہ لوگوں میں عام ہو اور اسے دیواروں پر لٹکایا جاتا ہوجس میں اس کی اہانت اور توہین شمار نہ ہو، تو اس کا لین دین حرام ہے، کیونکہ تصویر کی حرمت اور ذی روح کی تصاویر کے استعمال والے دلائل کو شامل ہے.

اور اگر وہ چیز جس پر تصاویر ہوں اس کی اہانت ہوتی ہو مثلا کوئی آلہ جس سے کاٹا جاتا ہو،یا پھر چٹائی اور قالین جسے روندھا جاتا ہو، یا تکیہ جس پر ٹیك لگا کر بیٹھا جاتا ہو تو یہ جائز ہے، کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ:

" انہوں نے ایك پردہ لگایا جس میں تصاویر تھیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر اسے کھینچ کر اتار دیا "

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ: میں نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنا دیے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے "

صحیح بخاری (6 / 247 ، 214 ، 103) صحیح مسلم (3 / 116، 1169) حدیث نمبر (2107).

اور مسند احمد کے الفاظ ہیں:

" میں نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنا دیے، اور میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایك تکیے پر ٹیك لگائے ہوئے تھے اور اس میں تصاویر تھیں "

لیکن یہ علم میں رہے کہ ذی روح کی تصاویر حرام ہیں، نہ تو یہ کام میں بنائی جا سکتی ہیں، اور نہ ہی لباس وغیرہ میں، اس کے دلائل اوپر بیان ہو چکے ہیں.

پنجم:

اس طرح کے سکے بنانے جائز نہیں جن پر کفریہ شعار اور علامات کنندہ ہوں، اور سنار اور دوکانوں والوں کا یہ کہنا کہ وہ صرف غیر مسلموں کو ہی فروخت کرتے ہیں مسلمانوں کو نہیں انہیں اس عمل کے لیے جواز فراہم نہیں کرتا، کیونکہ وہ دار اسلام میں ہیں، اور جو شخص بھی دار الاسلام میں ہو اسے وہی کام کرنا ہوگا جو شریعت اسلامیہ اس

کے لیے جائز قرار دے.

اور یہ حجت اور دلیل بالکل اس شخص کی دلیل جیسی ہی ہے جو شراب فروخت کرے اور یہ کہے: کہ میں تو شراب صرف غیر مسلموں کو فروخت کرتا ہوں، مسلمانوں کو نہیں، کیونکہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی حرام ہے.